سوال

ی فقہا(1-8) اختلاف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فقہاء و محدثین میں اصولِ حدیث یا قبولِ حدیث میں کوئی اختلاف ہے ؟ سنا ہے تدریب الراوی کے اندر ایسی کوئی بحث موجود ہے کہ فقہاء کے ہاں جو معیار احادیث کے قبول کرنے کا ہے وہ محدثین سے مختلف ہے ۔ اس لئے ائمہ اربعہ کا خصوصاً امام ابوحنیفہ کا محدثین سے اختلاف رہا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: عدل، ضبط، اتصال، عدم شذوذ اور عدم علتِ قادحہ پر تو سب کا اتفاق ہے ۔ بعض جزوی مسائل اور فروع میں محدثین کرام اور بعض اہلِ علم کا آپس میں اختلاف ہے مثلاً :

نا(ہے ۔

، (ہے ۔

سے تقلیدی اور فرقہ پرست فقہاء مرادنہ ہوں تو محدثین اور فقہاء ایک ہی گروہ کے مترادف صفاتی نام اور القاب ہیں، مثلاً امام بخاری رحمہ اللہ حدیث کے امام اور امیر المومنین فی الحدیث تھے، ان کے بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :

ا فی فقہ الحدیث'' (تقریب التہذیب : ۵۷۲۷)

یعنی امام بخاری زبردست محدث وفقیہ ہونے کے ساتھ فقہاء کے سردار تھے ۔

ب : ۶۶۲۳)

کہ محدثین علیحدہ ہیں اور فقہاء علیحدہ ہیں، غلط ہے ۔

یہ تسلیم ہے کہ تقلیدی اور فرقہ پرست فقہاء علیحدہ چیز ہیں جو اپنی مرضی والی مرسل روایات کو حجت سمجھتے ہیں اور جب مرضی کے خلاف مرسل روایت ہو تو فوراً اسے مرسل یا منقطع کہہ کر رد کر دیتے ہیں ۔ زمانۂ تدوین حدیث گزرنے کے بعد راویوں پر جرح و تعدیل کا عمل بھی ان کی مرضی کے تابع ہوتا ہے ۔ م

ب الراوی وغیرہ کتابوں میں بہت سے صحیح وضعیف، ثابت و غیر ثابت اور موافق و متعارض اقوال ملتے ہیں جن کا صرف ایک علاج ہے کہ ہر قول کی سند تلاش کر کے اس کی تحقیق کے بعد ہی اس سے استدلال کیا جائے اور غیر ثابت ہونے کی صورت میں اسے مردود اور ناقابل حجت قرار دے کر پھینک دیا جائے

یہ :

تقلیدی فقہاء کے نام نہاد اصول کا ثبوت باسند صحیح ائمہ اربعہ سے نہیں ملتا مثلاً بعض الناس کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ یا امام مالک کے نزدیک مرسل حجت ہے حالانکہ اس بات کا کوئی ثبوت باسند صحیح یا حسن موجود نہیں ہے ۔ تقلیدی فقہاء کی خواہشاتِ نفسانیہ کو چھوڑ کر اگر مسلم عند الفریقین محدثین وفقہائے محدثین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص300

محدث فتویٰ